موجود تھا اور اسی نصاب کے تیار کردہ علماء دستیاب تھے۔ اس لیے جب دارالعلوم دیوبند اور دوسرے مدارس قائم ہوئے تو انھوں نے اسی نصاب کو قابل عمل پایا اور اس کو اختیار کر لیا۔ لیکن دارالعلوم دیوبند کے قیام کے بعد خود اس نصاب میں پچھلے سو سال میں اب تک جتنی بڑی تبدیلیاں ہوئی ہیں انھوں نے اسی نصاب کو ''حقیقی درس نظامی'' نہیں رہنے دیا۔ آج کا رائج الوقت ''درس نظامی'' اصل درس نظامی سے بہت مختلف چیز بن چکا ہے۔ لیکن تاریخی تسلسل میں اگر اس کو ''درس نظامی'' کہا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی۔''

(دینی مدارس، مفروضے، حقائق، لائحۂ عمل)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کے تمام خطبات ہی اہمیت رکھتے ہیں لیکن میں آخر میں ایک اور اقتباس پیش کروں گا۔

''ہماری قدیم فقہی کتابیں اسلام کے دورِ عروج میں مرتب ہوئیں۔ مجتہدین اسلام نے اسلامی ریاست، اسلامی تہذیب، اسلامی ثقافت، اسلامی معاشرہ اور اسلامی زندگی کے ایسے مسائل نہایت باریک بینی اور دقت نظر سے مرتب کر دیے جو مسلمانوں کو اپنے دورِ عروج میں پیش آئے یا جن سے مسلمانوں کا مسلم ماحول میں واسطہ پڑتا ہے۔ رہے وہ مسائل جو ایک مسلم اقلیت کو پیش آتے تھے یا غلامی کی زندگی گزارنے والے مسلمانوں کی پیش آسکتے تھے۔ اس سے فقہائے اسلام کو زیادہ اعتنا کرنے کا موقع نہ ملا اور نہ اس کی ضرورت پیش آئی۔''

(اکیسویں صدی میں پاکستان کے تعلیمی تقاضے)

یہ کتاب ایسے لوگوں کے لیے بھی مفید ہے کہ جن کے ذہنوں میں ابھی اسلام کے بارے میں سوال باقی ہیں۔ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے آپ محسوس کریں گے کہ ڈاکٹر صاحب کی فکر میں کس قدر وسعت ہے وہ مسئلے کو تاریخ کے آئینے میں دیکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی گفتگو سے بہت سے سوالوں کے جواب مل جاتے ہیں۔

● **با محمد باوقار صلی اللہ علیہ وسلم**		مولف: مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات: ۱۶۰ قیمت: ۱۰۰ ناشر: دارالارشاد، مدینہ مسجد اٹک

شیخ التفسیر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مرحوم، علامہ انور شاہ کشمیری اور شیخ مدنی کے تلمیذ اور مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ تھے۔ قاضی صاحب مرحوم کئی کتابوں کے مصنف اور مؤلف تھے۔ ان کی کتب کا فیض آج بھی جاری ہے۔ زیر نظر کتاب سیرت کی مختصر تالیف ہے لیکن یہ اس لیے مستند اور منفرد ہے کہ اسے قرآن حکیم اور احادیث کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی لکھتے ہیں:

''یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے محبت فرماتا ہے۔ یہ اپنے رب سے خوش اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے۔ یہ اپنے مالک مولیٰ کی بات مانتے ہیں اور وہ ان کی کوئی درخواست نہیں ٹالتا یہ احکم الحاکمین کے سامنے جھکنے والے ہیں اور خالق کائنات اپنی مخلوق کے دل ان کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ یہی وہ مقدس گروہ ہے جسے اولیاء اللہ کی جماعت کہا جاتا ہے۔ میرے حضرت بھی اسی جماعت کے ایک فرد فرید تھے۔''

قاضی صاحب مرحوم نے اس کتاب کے پیش لفظ (تحدیث نعمت) میں لکھا ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ نے دین کی اشاعت کے لیے قلم سے کام لینے کی سعادت بخشی تو اس قلم سے کئی رسائل اور کتب ایسی لکھی گئیں جن کا تعلق رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع کے ساتھ ہے۔''

اس کتاب میں سیرت کے ۳۵ موضوعات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ چند اقتباسات دیکھیے۔ اس سے کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ہے۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز قرآن حکیم سے ہوا۔ جس موضوع پر اللہ تعالیٰ خود اس پر آدمی کیا لکھ سکتا ہے۔ اس کا لکھنا دراصل اپنے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال عظمت کا بیان اس طرح ہوتا ہے۔

(۱) اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا (الانشراح)

(۲) اور ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (السباء)

(۳) آپ فرما دیجیے، اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں (الاعراف)

(۴) اور اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر، اے ایمان والو رحمت بھیجو اس اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔ (الاحزاب)

رسول اللہ کی شان یہ ہے کہ دنیا اور کائنات کی بات آپ سے اوجھل نہیں تھی۔ وہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی گہرائیوں کے تمام راز جانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید دنیا کے سائنسدان اور فلسفی قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس حکمت اور پریشان ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا زاہد الحسینی مرحوم کے درجات بلند کرے کہ انھوں نے ''با محمد باوقار'' لکھ جہاں لوگوں کو رحمت اللہ عالمین کی عظمت کی طرف متوجہ کیا وہاں اپنے لیے بھی ایسا سامان تیار کیا جو آخرت میں ان کے ساتھ رہے گا۔ اب جب کہ وہ تمام انسانی اور فانی ضرورتوں سے آزاد ہو کر خالق حقیقی کو طرف لوٹ گئے ہیں۔ بس یوں سمجھئے کہ اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کو دنیا اور آخر میں تنہا نہیں رہنے دیتا۔ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے۔

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

ادارہ

اخبارالاحرار

چیچہ وطنی میں احرار ختم نبوت کانفرنس (تحریک ختم نبوت کے پس منظر میں)

حافظ حبیب اللہ چیمہ

انگریز سامراج نے برصغیر میں اپنے اقتدار کو دوام دینے اور اسلام اور مسلمان کو کمزور کرنے کے لیے جہاں اور بہت سے حربوں کو استعمال کیا وہاں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کے لیے جعلی نبوت کا ڈھونگ بھی رچایا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ایک ایسے فتنے کو کھڑا کیا جس نے انگریز کی حکومت سے وفاداری کا دم بھرا اور جہاد کی تنسیخ کا اعلان بھی کیا۔ اس فتنے کی تباہ کاریوں سے امت کو بچانے کے لیے سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور بعد میں علماء دیوبند نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا اور رفتہ رفتہ بریلوی مکتب فکر اور اہلحدیث مکتب فکر سمیت تمام طبقات مرزائیوں کے کفر پر متفق ہوگئے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحوم نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف تعلیم یافتہ طبقے کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا لیکن ہندوستان کی سرزمین پر جماعتی وتنظیمی اور عوامی سطح پر سب سے پہلے مجلسِ احرارِ اسلام نے منظم کام کا آغاز کیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا اور اُن کے ہاتھ پر فتنۂ قادیانیت کے محاسبہ وتعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ حضرت امیر شریعت نے مجلسِ احرارِ اسلام کے تحت ''شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت'' قائم کر کے قافلہ ختمِ نبوت تشکیل دیا اور ۲۱،۲۲،۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مجلسِ احرارِ اسلام نے قادیان میں تین روزہ آل انڈیا احرارِ اسلام کانفرنس منعقد کر کے ہندوستان کی صف اوّل کی دینی قیادت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا۔

پاکستان بن جانے کے بعد پہلے وزیر خارجہ موسیو ظفر اللہ خاں نے دیگر ممالک میں پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغ کا اڈہ بنا دیا اور کراچی کے ایک جلسہ میں اپنی سرکاری حیثیت میں احمدیت کو زندہ اور اسلام کو مردہ مذہب قرار دیا۔ قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود بلوچستان کو احمدی صوبہ قرار دینے کی باتیں کرنے لگا اور پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنے کی سازشیں ہونے لگیں۔ قادیانیوں نے ۱۹۵۲ء کو اپنا سال قرار دیا ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو چنیوٹ کی عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ربوہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ قادیانیو ۵۲ء گزر چکا اور ۵۳ء ہمارا ہے۔ چنانچہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجلسِ احرارِ اسلام کی میزبانی میں کل جماعتی مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دیا۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ سمیت تمام مکاتب فکر اور سیاسی زعماء کو یکجا کر دیا۔ اس تحریک کے تین مطالبات تھے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو الگ کیا جائے۔ ظفر اللہ خاں کو وزارتِ خارجہ سے سبکدوش کیا جائے۔ اِن مطالبات کی روشنی میں تحریک چلی۔ وقت کی لیگی حکومت نے تحریک کے پرامن مطالبات کو تسلیم کرنے کی بجائے تحریک کو تشدد سے کچلا۔ جنرل اعظم خاں نے ہلاکو خاں کا کردار ادا کیا۔ ظلم وسفا کی کی انتہا ہوئی اور کراچی، ملتان، لاہور، سیالکوٹ فیصل آباد، ساہیوال اور دیگر شہروں میں دس ہزار عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خون سے لت پت کر دیا گیا اور مال روڈ شہداء کے مقدس خون سے رنگین ہوگئی۔

تحریک کی قیادت کو گرفتار کرلیا گیا اور مجلسِ احرارِ اسلام کو خلافِ قانون قرار دے کر اس کے دفاتر ضبط کر لیے انہی شہداء کی یاد میں ہر سال مجلسِ احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام لاہور، چناب نگر، ملتان سمیت ملک کے مختلف حصوں میں ختمِ نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اِس سلسلے کی ایک اہم کانفرنس یکم اپریل ۲۰۱۰ء بروز جمعرات چیچہ وطنی کی مرکزی جامع مسجد میں حضرت امیر شریعت مرحوم کے صاحبزادے اور مجلسِ احرارِ اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کی زیرِ سرپرستی، صاحبزادہ رشید احمد (فرزندِ ارجمند حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی) کی زیرِ صدارت اور مجاہدِ ختمِ نبوت جناب عبداللطیف خالد چیمہ کی زیرِ نگرانی منعقد ہوئی۔ جلسہ گاہ کو تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے مطالبات پر مشتمل بینروں سے خوب سجایا گیا تھا اور احرار کے سرخ ہلالی پرچم بھی لہرا رہے تھے۔ جامع مسجد بازار اور اِردگرد کا ماحول کانفرنس کے لیے ممد ومعاون نظر آ رہا تھا۔ کانفرنس سے قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری، قائدِ ملتِ اسلامیہ مولانا محمد احمد لدھیانوی، شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری، انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پاکستان کے رابطہ سیکرٹری قاری محمد رفیق وجھوی، مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی رہنما سید محمد کفیل بخاری، مولانا قاری محمد طیب حنفی مہتمم جامعہ حنفیہ چانسلر اسلامک یونیورسٹی بوریوالہ، حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدیر جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، قاری محمد یوسف احرار سیکرٹری اطلاعات مجلس احرارِ اسلام پاکستان، مولانا عبدالستار عیدہ گاہ ساہیوال، قاری منظور احمد طاہر امیر جمعیت اہل سنت والجماعت ساہیوال، مولانا کلیم اللہ رشیدی مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہیوال، قاری سعید ابن شہید ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال، قاری عتیق الرحمٰن جامع مسجد نور ساہیوال، قاری بشیر احمد انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ ساہیوال، جناب محمد اسلم بھٹی عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت ساہیوال سمیت متعدد رہنماؤں نے شرکت وخطاب کیا جبکہ حافظ محمد اکرم احرار، مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال اور حافظ محمد مغیرہ نے اپنی خوبصورت آواز میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء ختمِ نبوت کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کی نقابت کے فرائض حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر انجام دیے۔ اجتماع گاہ کے مین گیٹ پر ایک استقبالیہ کیمپ لگایا گیا جہاں حافظ محمد آصف سلیم کی زیرِ نگرانی احرار کارکن آنے والے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کر رہے تھے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک روز پہلے ہی سے دور دراز سے احرار کارکن چیچہ وطنی پہنچنا شروع ہوگئے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ دارالعلوم ختمِ نبوت چیچہ وطنی کے صدر مدرس قاری محمد قاسم، مرکزی مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا منظور احمد، حافظ حبیب اللہ رشیدی، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، حکیم حافظ محمد قاسم، محمد رمضان جلوی، مولانا محمد صفدر عباس، حافظ محمد شریف، قاری محمد سدید، بھائی محمد رشید چیمہ، حاجی عیش محمد رضوان، محمد ارشد چوہان، قاری محمد اشرف، ابونعمان چیمہ، قاضی عبدالقدیر، محمد عمر فاروق صدیقی، بابر رفیق، حافظ محمد معاویہ الحسینی اور ان حضرات کے قابلِ قدر اور محنتی ساتھی و کارکن گزشتہ کئی دنوں سے کانفرنس کو کامیاب اور مؤثر بنانے کے لیے دن رات مصروف رہے۔ بیرونی مہمانوں کے قیام وطعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔ سکیورٹی انتظامات کے لیے حافظ حبیب اللہ چیمہ اور شیخ تنویر احمد کی نگرانی میں پوری ایک ٹیم متعین کی گئی تھی جس نے اجتماع گاہ کو اپنے کنٹرول میں لیا ہوا تھا۔ پنڈال میں تحریک ختمِ نبوت سے متعلق مختلف نعروں اور مطالبات پر مبنی بینرز خوبصورت انداز میں لہرا رہے تھے۔ ہمارے علاقے میں مجلسِ احرارِ اسلام نے تنظیمی وتحریکی کام کے ساتھ ساتھ جس نظریاتی و فکری اور علمی و تحقیقی کام کا بیڑا ابھی اٹھایا ہوا ہے وہ وقت کی ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں جذباتی و سطحی جنگ پر اپنی توانائیاں (گستاخی معاف) ''ضائع'' کرنے کی بجائے ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ مثبت کام ہی دوررس نتائج کا حامل ہوسکتا ہے۔ سو ہم بہت سے تحفظات کے باوجود دینی حلقوں کے لیے اپنے دل میں بڑا نرم گوشہ رکھتے ہیں اور ہر ممکن صحافتی تعاون بھی کرتے ہیں لیکن ہمارے لیے زیادہ خوشی کا باعث ہے کہ تحریکِ ختمِ نبوت کے سرگرم رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے بڑے طویل تجربات کے بعد ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ حالات کا ادراک کرتے ہوئے ایک ایسا حلقہ ترتیب دے دیا ہے جو روایتی انداز کی بجائے حقیقی صورتحال کے مطابق اپنا

لائحہ عمل مرتب کرتا ہے اور یہ حلقہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے سد باب کے لیے نہ صرف مقامی وعلاقائی بلکہ ملکی و بین الاقوامی سطح پر بھی اپنا ایک مثبت کردار مسلسل ادا کر رہا ہے۔ ان حالات میں جب کہ ملک سنگین صورتحال سے دوچار ہے۔ بلیک واٹر کے لیے اسلام آباد میں قادیانی لابی کی طرف سے وسیع رقبے خریدنے جیسی خبریں منظر عام پر آچکی ہیں۔ بین الاقوامی لابیاں لادین این جی اوز عوام کے فکر ونظر پر اثر انداز ہو رہی ہیں اور ذرائع ابلاغ انسانی سوچوں کو تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آئینی اصلاحات اور دستور کو اپنی اصلی حالت میں بحال کرنے کی باتیں زبان زدِ خاص وعام ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور تحفظ ختم نبوت جیسے قوانین خطرات اور سازشوں کی زد میں ہیں اور قادیانی عنصر خطرناک حد تک ملک کی سیاسی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کے لیے سرگرم ہے۔ اس عظیم الشان ''احرار ختم نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظِ ختم نبوت اور قانون تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آئینی ترمیم یا ۱۹۷۳ء کے آئین کی اصلی حالت میں بحالی کے نام پر سبوتاژ کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ آئین کی اسلامی دفعات ملک کے نظریاتی وجغرافیائی تحفظ کے لیے ناگزیر ہیں۔ اِن کا خاتمہ کرنے والے عالمِ کفر اور امریکی ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا حامد سعید کاظمی قادیانی وفد سے اپنی ملاقات کی تفصیل کو چھپانے کی بجائے عوام کو آگاہ کریں اور دینی حلقوں کو اعتماد میں لیں۔ جانشین امیر شریعت حضرت پیر جی **سید عطاء المہیمن بخاری** نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنی سفاکی اور انسان دشمنی چھپانے کے لیے مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگا رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آئینی اصلاحات یا دستور کی اصل شکل میں بحالی کے نام پر تحفظِ ختم نبوت اور تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے قوانین پر کوئی وار نہیں چلنے دیا جائے گا اور اگر یہ سازش کی گئی تو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی طرح ہم بھی یہ وار اپنے سینوں پر برداشت کرلیں گے لیکن ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی اسمبلی کے فلور پر بھی شکست سے دوچار ہوئے اور ہر محاذ پر ذلت ورسوائی ان کا مقدر بنی وہ اپنی رسوائیوں کا انتقام امت مسلمہ سے لینا چاہتے ہیں اور حکومت اور سیاستدانوں کو ہوش کے ناخن لینا چاہیں۔ **مولانا محمد احمد لدھیانوی** نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے اولین پاسبان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے مورچے ہیں ہم ان مورچوں کے سپاہی۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ اور حکمرانوں کی طرف سے ہمیں بار بار دہشت گرد کہنا ہمارے عزم وہمت کو پست نہیں کرسکتا۔ یہ طعنے وہ دے رہے ہیں جو دہشت گردی کا موجب ہیں۔ انھوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور منکرین صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کا روپ دھار کر دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی قیادت میں ۱۹۵۳ء میں تمام مکاتب فکر کی رہنمائی میں مثالی تحریک چلی اور دس ہزار نہتے مسلمانوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔ یہ اس سرزمین پر ہوا جو کلمہ طیبہ کے نام پر معرض وجود میں آئی۔ انھوں نے کہا کہ کراچی میں امیر ختم نبوت مولانا سعید احمد جلال پوری اور عبدالغفور ندیم اور ان کے فرزندان اور رفقاء کو بے دردی سے شہید کردیا گیا۔ اس ظلم کے خلاف صدائے احتجاج کو دبا کر حکومت ظلم اور کفر کی سرپرستی کر رہی ہے لیکن ہم صبر سے کام لے رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یاد رکھنا چاہیے کہ صبر اور ظلم کے دن اب تھوڑے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ الزام ہے کہ میں ایک صوبائی وزیر کی گاڑی میں بیٹھا۔ حقیقت یہ ہے کہ صوبائی وزیر ہماری گاڑی میں بیٹھے تھے۔ **مولانا زاہد الراشدی** نے کہا کہ قادیانیوں کے وفد کی وفاقی وزیر مذہبی امور سے ملاقات پر دینی حلقوں اور تحریک ختم نبوت کو تحفظات ہیں۔ ملاقات کو دانستہ میڈیا سے کیوں دور رکھا گیا۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی دستور وآئین کی پابندی کرنے سے اعلانیہ انکاری ہیں۔ قادیانی اپنی وطن دشمن سرگرمیوں کا خود ساختہ اخلاقی جواز اور تحفظ چاہتے ہیں اور اس کے لیے وہ غیر ملکی سہارے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ صوفی ازم کی اصطلاح کو مرضی کا رنگ دے کر شریعت سے بے راہ روی کا راستہ دینے والے صوفی ازم کے اصل مفہوم کو دانستہ بگاڑ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دیوبندی بریلوی فسادات بھڑکانے کے لیے خطیر رقم استعمال میں لائی جارہی ہے

لیکن باشعور عوام دیوبندی بریلوی فسادات کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔انھوں نے کہا کہ وفاقی وزیر مذہبی امور صرف ایک مسلک کے وزیر کی حیثیت سے کام نہ کریں۔انھیں قادیانی وفد سے خفیہ ملاقات اور فرقہ وارانہ فسادات کے حوالے سے اپنی پوزیشن کھل کر واضح کرنی چاہیے۔**مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری** نے کہا کہ تمام مکاتب فکر عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی میں ایک رائے رکھتے ہیں۔قادیان (ہندوستان) کی طرح (ربوہ) پاکستان بھی سامراجی گماشتوں کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔**پروفیسر خالد شبیر احمد** نے کہا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت دراصل امت کے اتحاد کا مرکزی نکتہ ہے،ہم شہداء ختمِ نبوت کے مقدس خون کے وارث ہیں۔**سید محمد کفیل بخاری** نے کہا کہ مسیلمہ کذاب سے مرزائی قادیانی تک جھوٹے نبیوں کے خلاف اسلام کے سپوت نبرآزما رہے ہیں۔انھوں نے کہا کہ قادیانیوں کا سیاسی ومعاشرتی سدباب زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔**محمد اسلم علی پوری (ڈنمارک)** نے کہا کہ قادیانی اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے پوری دنیا میں دھوکا دہی سے کام لے رہے ہیں۔ **قاری محمد رفیق وجھوی** نے کہا کہ مجلس احرارِ اسلام نے عقیدۂ ختمِ نبوت کے لیے جو طویل جدوجہد کی وہ امت کا عظیم اثاثہ ہے۔انھوں نے کہا کہ شیزان سمیت قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ہماری دینی غیرت کا تقاضا ہے۔ قادیانی مصوعات کا ایک خاص منافع اِرتداد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔کانفرنس کی مختلف قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ ☆ کراچی میں مولانا سعید احمد جلال پوری،مولانا عبدالغفور ندیم اوران کے ساتھیوں کے قتل کے ملزمان کو بلاتاخیر گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے ☆ یوسف کذاب کے خلیفہ زید حامد کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے ☆ چناب نگر سمیت ملک بھر میں یکساں طور پر امتناع قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے ☆ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے ☆ روزنامہ ''الفضل'' سمیت تمام قادیانی اخبارات و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں اجتماع گاہ میں تاریخ احرار ۱۹۲۹ء تا موجودہ دور کا ایک بہت بڑا بینر آویزاں کیا گیا تھا جو کے عوام کی خصوصی توجہ کا مرکز رہا۔کانفرنس کا اختتام رات ۲ بجے صاحبزادہ رشید احمد کی دعا سے ہوا۔

راولپنڈی میں عبداللطیف خالد چیمہ کے اعزاز میں عشائیہ: (رپورٹ: محمد عمیر)

سورج طلوع ہوکر غروب ہوجاتا ہے لیکن حسنِ اتفاق سے کبھی کبھار کوئی شام دل پر نقوش چھوڑتی ہے۔ایسی ہی ایک شام (۱۰/اپریل) جب تحریک ختم نبوت کے رہنما اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ راولپنڈی تشریف لائے۔ چیچہ وطنی سے وہ ۷/اپریل کو ملتان پہنچ کر قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی معیت میں کلورکوٹ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور ۸/اپریل کو خانقاہ سراجیہ میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدّ ظلہ العالی کے ہاں حاضری کے بعد ۹/اپریل کو تلہ گنگ میں ختم نبوت کانفرنس میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہونے کے بعد ۱۰/اپریل کو راولپنڈی پہنچے تو روزنامہ ''امت'' کراچی سے سینئر صحافی جناب سیف اللہ خالد کے ہاں ان کا قیام تھا۔ پہلے سے اطلاع پر میں اپنی یونیورسٹی ٹیکسلا سے راولپنڈی سیف اللہ خالد کی رہائش گاہ پہنچا۔کھانے اور چائے پر ان دو حضرات سے ملاقات ہوئی۔سوالوں کی بوچھاڑ تھی۔دونوں شخصیات کو انتہائی تحمل اور بردباری سے ہر بات کا جواب دیا گیا۔جمعیت علماء اسلام کے ایک ممتاز رہنما اور اسلام آباد کی جامع مسجد سیدنا سلمان فارسیؓ کے خطیب مولانا عبدالخالق تو میرے پہنچنے سے قبل ان سے مل کر تشریف لے جا چکے تھے ورنہ ہمارے سوالات کی فہرست کی تیار ہی رہتی ہے۔سیف اللہ خالد کے حلقۂ یاراں اور معلومات سے جی بھر کے مستفید ہوا۔مختلف حضرات کی آمد ہوتی رہی۔مفتی اعظم اسلام آباد حضرت مولانا محمد شریف ہزاروی اوران کے ساتھ ایک سینئر صحافی رعایت اللہ فاروقی بھی تشریف لائے۔ان کی آمد سے ماحول میں تبدیلی آگئی۔عشاء کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد سیکرٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی، مفتی عمر فاروق (اوصاف)، مولانا عبدالقدوس محمدی (اسلام)، فیصل جاوید (جنگ)، مولانا مفتی مجیب الرحمٰن (راولپنڈی)، مولانا شمس الرحمان معاویہ (اہل سنت والجماعت) اور کئی دیگر حضرات تشریف لے آئے۔کھانے کا آغاز اور اختتام ایک شاندار اور یادگار نشست رہی۔

رعایت اللہ فاروقی کی کھری اور زیادہ واضح شخصیت بہت متاثر کن تھی۔ بہت عرصہ بعد دینی حلقوں میں ایک ایسی